قبیلوں کے متعلق بھی ضمناً مفید معلومات آگئے ہیں۔ امید ہو کہ ارباب ذوق اس کی قدر کریں گے۔

قرآن مجید اور تخلیق انسان از جناب محمد احتشام علی صاحب۔ تقطیع خورد۔ ضخامت ۴۸ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر قیمت ایک روپیہ پچیس نئے پیسے۔ پتہ :- دانش محل۔ امین الدولہ پارک لکھنؤ۔

قرآن مجید اگرچہ سائنس کی کتاب نہیں ہو لیکن چونکہ وہ کلام الٰہی ہو اس لئے اس میں جو کچھ ہو اصل حقیقت ہو اور کہیں غلط بیانی اور جھوٹ نہیں ہو۔ اس بناء پر سائنس صدیوں کی تحقیق اور ریسرچ کے بعد بھی اگر کسی شے کی اصل حقیقت کا سراغ لگانے میں کامیاب ہوگی اور قرآن نے بھی اس سے تعرض نہیں کیا ہوگا تو وہ بعینہ وہی حقیقت ہوگی جسے قرآن نے پہلے سے بیان کردیا ہو۔ چنانچہ زیر تبصرہ کتاب میں فاضل مصنف نے جو سائنس کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اس کے مبصر ہیں، یہ ثابت کیا ہو کہ تخلیق انسانی کی حقیقت اور اس کے مختلف مدارج و مراتب کے متعلق آج جو کچھ موجودہ بیالوجی اور اس کی شاخوں کے متفقہ فیصلے ہیں وہ دراصل سب وہی ہیں جنھیں قرآن پہلے بیان کرچکا ہو۔ موضوع کے اعتبار سے یہ اردو میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہو جس پر لائق مصنف مبارکباد کے مستحق ہیں، علماء کو خاص طور سے اس کا مطالعہ کرنا چاہیے اس سے ان کو اندازہ ہوگا کہ سائنس کی تعلیم ان کے لئے کس قدر ضروری ہے۔

النبی الخاتم - از مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ۔ تقطیع خورد ضخامت ۲۱۶ صفحات کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت مجلد تین روپیہ پچیس نئے پیسے۔ پتہ :- اللجنۃ العلمیہ۔ چنچل گوڑہ۔ حیدرآباد دکن۔

یہ مولانا کی مشہور کتاب ہو جو سیرت پر ہو۔ اگرچہ اس میں نہ کوئی نئی تحقیق اور نہ نئی معلومات ہیں سب وہی چیزیں ہیں جو عام طور پر اس موضوع کی کتابوں میں مذکور ہیں لیکن مولانا بڑے ذہین طبّاع اور غضب کے نکتہ آفرین تھے بات سے بات پیدا کرنے میں کمال رکھتے تھے، چنانچہ اس کتاب کی بھی خصوصیت یہ ہو کہ تقریباً سیرت نبویہ کے ہر چھوٹے بڑے واقعہ سے حضور کی رسالت پر استدلال کرتے چلے گئے ہیں، زبان وبیان بڑا والہانہ اور سرمستانہ ہو جس کا قلب پر بڑا اثر ہوتا ہو مگر کتاب مولانا کی زندگی میں جس طرح شائع ہوئی تھی ناشر نے اُس کو اسی طرح شائع کردیا ہو اس کا نتیجہ یہ ہو کہ اُس وقت جو غلطیاں رہ گئی تھیں وہ اس اڈیشن میں بھی موجود ہیں۔ چنانچہ صفحہ ۳۸ کے حاشیہ میں فجر الاسلام کو محمد امین کی بجائے ڈاکٹر طہ حسین کی کتاب لکھ دیا ہی پھر اس سے عجیب تر بات یہ ہو کہ ص ۸۸ پر مولانا نے حبشہ کی حکومت کے قیام ودوام کا باعث یہ قرار دیا کہ اس حکومت نے اسلام کے اولین مہاجرین کو پناہ دی تھی مگر یہ لکھنے کے بعد اتفاق سے دوسری جنگ عظیم میں اٹلی نے ہیلا سلاسی کی حکومت کا خاتمہ کردیا تو مولانا نے اب اس پر نوٹ لکھا کہ چونکہ "غریب مخالک جو سلطنت کا اصل وارث تھا اسلام کے جرم ۴۵ میں تخت سے محروم کردیا گیا تھا اس لئے ہیلا سلاسی کی حکومت کا خاتمہ کردیا گیا۔" مگر جنگ کے ختم ہونے کے بعد یہ حکومت پھر بحال کردی گئی تھی اور اب وہ اسی شان سے قائم ہے۔ اس لئے معلوم نہیں اب مولانا کتاب پر نظر ثانی کرتے تو اس واقعہ کی کیا توجیہ فرماتے؟